Regd S. No. 1411.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱؁

جمعہ

یکم جمادی الاول ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۸ | ۸ صلح ۱۳۳۳ ھش - ۸ جنوری ۱۹۵۴ء | نمبر ۶

کشمیر پاکستان کا ایک جزو ہے اور اسے پاکستان ہی میں شامل ہونا چاہیئے

راولپنڈی سنٹرل جیل سے باہر آنے کے بعد خان عبد الغفار خان کا اعلان

راولپنڈی ۷ رجنوری۔ خان عبد الغفار خان نے کہا ہے۔ کہ کشمیر پاکستان ہی کا ایک جزو ہے۔ اور اسے بہرصورت پاکستان میں ہی شامل ہونا چاہیئے۔ آج صبح راولپنڈی جیل سے باہر آنے کے بعد انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ پاکستان کے پانچ ستون ہیں۔ جن میں سے ایک ستون کشمیر ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے کشمیر جا کر اہل کشمیر کو سمجھانے کا موقع دیا جائے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ میں نے آئندہ زندگی کے متعلق کبھی کوئی پروگرام نہیں بنایا ہے۔ میں فی الحال پنجاب میں ہی ٹھیروں گا۔ کیونکہ میں یہاں اپنا طبی معائنہ کرانا چاہتا ہوں۔ گذشتہ رات اپنی مرضی سے جیل میں قیام کرنے کے بعد آج صبح جب وہ رہا ہوئے تو ان کے رشتہ داروں اور احباب نے ان کا خیر مقدم کیا۔ ان کے قیام کا فی الحال سرکٹ ہاؤس میں انتظام کیا گیا ہے۔ جیل سے رہا ہونے کے بعد جب وہ سرکٹ ہاؤس گئے۔ تو وزیر مواصلات سردار بہادر خان ان کے ہمراہ تھے۔

پاکستان کو امریکی امداد ملنے سے ایشیا میں طاقت کا توازن بگڑنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا

آج دنیا میں امن کے امکانات پہلے کی نسبت زیادہ روشن ہیں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان

کراچی ۷ رجنوری وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا ہے کہ پاکستان کو امریکہ کی فوجی امداد ملنے سے ایشیا میں طاقت کا توازن بگڑنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ آج ایک پریس ملاقات میں آپ نے بتایا کہ اس بارے میں اب تک صرف امداد کے اصولوں کے متعلق گفت و شنید ہوئی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا امریکہ میں قیام کے دوران میں میں نے وہاں کے حکام سے فوجی معاہدے وغیرہ کے متعلق کوئی بات چیت نہیں کی۔ آپ نے اس امر کا پھر اعلان کیا کہ پاکستان کسی ملک کے خلاف کوئی جارحانہ عزائم نہیں رکھتا۔ وہ صرف اپنے دفاع کو مستحکم کرنا چاہتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ اگر ہندوستان کو بھی امریکہ کی طرف سے فوجی امداد ملے تو پاکستان کو کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ہندوستان کو فوجی سامان کی ضرورت ہے اور وہ سامان کسی دوست ملک سے حاصل کر سکتا ہے تو ہمیں اس پر کیوں اعتراض ہوگا۔ اس ضمن میں آپ نے مزید فرمایا جہاں تک امداد کو استعمال کرنے کی اہمیت کا تعلق ہے اقتصادی امداد اور فوجی امداد میں زیادہ فرق نہیں ہے ہندوستان اقتصادی امداد کو قابل اعتراض نہیں سمجھتا حالانکہ اقتصادی امداد کو بھی فوجی نقطہ نگاہ کے تحت استعمال کیا جا سکتا ہے پس اصل سوال یہ ہے کہ کوئی ملک جسے امداد ملتی ہے وہ اس امداد کو کس طرح استعمال کرتا ہے۔ عالمی صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا آج امن کے امکانات پہلے کی نسبت زیادہ روشن ہیں اس ضمن میں آپ نے ایٹمی طاقت کے متعلق امریکی تجویز کا خیر مقدم کیا۔

سوڈان کی پارلیمنٹ نے اسمٰعیل الازہری کو ملک کا وزیر اعظم چن لیا

خرطوم ۷ رجنوری۔ سوڈان کی پارلیمنٹ نے نیشنلسٹ یونینسٹ پارٹی کے راہنما اسمٰعیل الازہری کو سوڈان کا وزیر اعظم چن لیا ہے۔ نیشنلسٹ یونینسٹ پارٹی وادی نیل کی حامی ہے۔ اور اسے سوڈان کے دونوں ایوانوں میں قطعی اکثریت حاصل ہے۔ اسمبلی میں مخالف جماعتوں نے بھی اسمٰعیل الازہری کی تقرری کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور ان سے تعاون کرنے کا اظہار کیا ہے۔ ان جماعتوں کے لیڈروں نے کہا ہے کہ ہمیں امید ہے کہ وزیر اعظم ملک کی آزادی ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں گے برطانوی مصری معاہدہ کی رو سے سوڈان تین سال کے اندر اندر یہ فیصلہ کرے گا کہ وہ کامل آزادی چاہتا ہے یا مصر سے الحاق کا خواہشمند ہے۔ ان تین سالوں کا عرصہ اس وقت سے شروع ہوگا جب نئی کابینہ اپنا کام سنبھال لے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ سوڈان کے گورنر جنرل سر رابرٹ ہاؤ اس میعاد کے شروع ہونے کا اگلے ہفتے اعلان کر دیں گے

مبلغین سلسلہ کا عزم مغربی افریقہ

لنڈن یکم جنوری۔ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن تحریر کرتے ہیں کہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون اور مکرم محمد افضل صاحب قریشی نیز مکرم نسیم سیفی صاحب مبلغ نائیجیریا کے بیوی بچے لنڈن سے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۳ء کو Accra نامی جہاز سے عازم مغربی افریقہ ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خیریت سے ان کے منزل مقصود پر پہنچنے اور خدمت دین حقہ بجا لانے کے لئے دعا فرمائیں ؛

امریکہ اور روس ایٹمی طاقت کے بارے میں صدر آئزن ہاور کی تجویز پر بات چیت کرنے کے لئے رضامند ہو گئے

واشنگٹن ۷ رجنوری۔ امریکہ اور روس ایٹمی طاقت کے بارے میں صدر آئزن ہاور کی تجویز پر بات چیت کرنے کے لئے رضامند ہو گئے ہیں۔ امریکہ کی طرف سے اس بات چیت میں وزیر خارجہ مسٹر ڈلس حصہ لیں گے۔ کل امریکہ کے سفیر متعینہ ماسکو مسٹر بوہلن نے روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف سے ایٹمی طاقت کو پر امن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے متعلق صدر آئزن ہاور کی تجویز کے بارہ میں تبادلہ خیالات کیا۔ اس ہفتے مسٹر بوہلن کی مولوٹوف سے یہ دوسری ملاقات تھی۔ یہ ملاقات مسٹر مولوٹوف کی درخواست پر ہوئی۔ ادھر جرمنی میں برطانوی ہائی کمشنر کے دفتر میں تینوں مغربی طاقتوں اور روس کے نمائندوں کی بات چیت ہوئی۔ جس میں ۲۵ جنوری کو ہونے والی چار طاقتوں کی کانفرنس کے متعلق تفصیلات طے کی گئیں ؛

برطانیہ افغانستان کی درخواست پر غور کر رہا ہے

لنڈن ۷ رجنوری۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت افغانستان نے برطانیہ سے افغانستان اور برطانیہ کے معاہدے پر نظر ثانی کرنے کی جو درخواست کی ہے برطانیہ اس پر غور کر رہا ہے۔

یونیسکو کے ایک ڈائرکٹر کا دورۂ پاکستان

پیرس ۷ جنوری اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی مجلس (یونیسکو) کے ایک ڈائریکٹر ڈاکٹر ایلان عنقریب پاکستان آ رہے ہیں۔ وہ پیرس پہونچ گئے ہیں۔ پاکستان کے علاوہ وہ جنوب مشرقی ایشیا کے کئی ملکوں کا بھی دورہ کریں گے یونیسکو کے پروگرام کے سلسلہ میں پاکستان اور ان ملکوں کے افسروں سے بات چیت کریں گے۔

روس ایٹمی طاقت کو پر امن مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے

سکندر آباد ۷ رجنوری۔ اکتالیسویں ہندوستانی سائنس کانفرنس میں جو سکندر آباد میں منعقد ہو رہی ہے تقریر کرتے ہوئے روسی نمائندے نے کہا کہ روس ۱۹۴۷ء سے ایٹمی طاقت کو پر امن مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

ایران میں برطانیہ کے ناظم الامور کی وزیر اعظم ایران سے ملاقات

تہران ۷ جنوری۔ ایران میں برطانیہ کے نئے ناظم الامور مسٹر ڈینس رائٹ نے کل وزیر اعظم جنرل فضل اللہ زاہدی سے تیل کے سلسلہ میں ملاقات کی۔ ایران کے برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لینے کے [illegible] بعد ایران اور برطانیہ کے نمائندوں کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ بات چیت ابتدائی نوعیت کی تھی اور اس میں دونوں فریقوں نے اپنا اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کی کوشش کی۔ ایران کے وزیر خارجہ مسٹر انتظام بھی اس بات چیت کے موقعہ پر موجود تھے۔

مصری تجارتی وفد کے لیڈر کا بیان

کراچی ۷ جنوری مصر کا جو اقتصادی اور تجارتی وفد پاکستان آیا تھا۔ اس کے لیڈر مسٹر حسین فہمی نے کراچی کے تاجروں سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ کراچی میں حکومت پاکستان کے حکام سے ہماری جو تجارتی بات چیت ہوئی ہے۔ اس کو جاری رکھنے کے لئے پاکستان کے تاجروں کا ایک وفد مصر آنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا مصر سے اور بھی تجارتی وفد پاکستان آئیں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ مصر اور پاکستان کے درمیان تجارت اور صنعت میں تعاون کا بہت زیادہ امکان ہے۔ مصری وفد کل کراچی سے قاہرہ روانہ ہو گیا —

ڈھاکہ ۷ جنوری مشرقی پاکستان مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ نے میمن سنگھ کے نو آدمیوں کو انتخاب لڑنے کے لئے مسلم لیگ ٹکٹ دیدیا ہے۔ باقی امیدواروں کی درخواستوں پر غور کرنے کے لئے بورڈ کا اجلاس آج

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۸ صلح ۱۳۳۳ھ

روس اور مصر

خبر ہے کہ سویٹ روس، مصر کی امداد اس شرط پر کرنے کو تیار ہے کہ مصر مغربی کیمپ میں شمولیت نہ کرے۔ روس مصری برطانوی جھگڑے میں مصر کی حمایت کر رہا ہے۔ اس بیان سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جو روس میں مصری سفیر نے جو حکومت مصر سے صلاح و مشورہ کرنے کے لئے آجکل قاہرہ آئے ہوئے ہیں قاہرہ میں دیا ہے۔ سفیر مذکور نے یہ بھی بتایا ہے کہ "نہر سویز کے جھگڑے کا کوئی تصفیہ نہ ہوا تو مصر مغربی اور مشرقی دونوں طاقتوں کے ساتھ غیر جانبداری کا رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔"

یہ کہنا مشکل ہے کہ مصر اور روس کے تعلقات کب تک اور کیا صورت اختیار کرتے ہیں۔ مگر برطانیہ اور مصر میں اگر نہر سویز کے متعلق جلد کوئی سمجھوتہ نہ ہوا۔ تو اس امر کا بہت امکان ہے کہ روس اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی پوری پوری کوشش کرے۔ اور نہ صرف مصر بلکہ دیگر عرب ممالک پر بھی اپنا اثر جمالے۔ اور اگر ایسا ہوگیا تو یقیناً یہ برطانوی ڈپلومیسی کی سخت شکست ہوگی۔

برطانیہ اس وقت چکی کے دو پاٹوں میں ہے۔ کل تک جس طرح تمام دنیا میں اس کی قوت اور سیاسی حکمت عملی کا طوطی بولتا تھا۔ اب وہ بات نہیں رہی۔ مدتوں تک اس کا کوئی حریف میدان میں نہیں آیا تھا۔ اور اگر کسی فرد یا قوم نے سر اٹھایا بھی تو برطانیہ نے اپنے ہمہ گیر تسلط کی وجہ سے اس کو کچل دیا۔ مگر وہ زمانہ شاید اب گزر گیا ہے۔ برطانیہ میں وہ کس بل اب موجود نہیں ہے۔ اور نہ وہ اب میدان میں تنہا ہے۔ اگر ایک طرف روس نئی آئیڈیالوجی لے کر اس کے مقابلہ میں تلا کھڑا ہے۔ تو دوسری طرف خود اس کا حلیف امریکہ ہر جگہ اس کے اثر و رسوخ کی لکیریں مٹا کر اپنا نقشہ بٹھاتا چلا جاتا ہے۔

دراصل اس وقت برطانیہ ایک نہائت نازک مقام پر کھڑا ہے۔ اور اس کی ذرا سی چوک اس کو ہمیشہ کی سیاسی پستی میں گرا سکتی ہے۔ اور آخر کار وہ بھی زیادہ سے زیادہ اس سطح پر پہنچ جائے گا۔ جس پر سپین، بلجیم اور ہالینڈ ایسے ممالک ہیں۔ جو دراصل خود برطانیہ کے سہارے پر ہی دنیا کے مختلف حصوں میں اپنا نوآبادیاتی اثر نبھائے چلے جاتے ہیں اور اگر برطانیہ گرا تو یقیناً وہ بھی ساتھ ہی گر جائیں گے۔

برطانیہ میں زمانے کے ساتھ بدلنے کی لچک شروع سے پائی جاتی ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ وہ پھر زمانے کے ساتھ بدلنے کی ضرورت محسوس کر رہا ہے۔ بے شک وہ اپنے معاملات کو ہم سے بہتر سمجھتا ہے۔ اور وہ اس بات سے بے حس نہیں ہے کہ اس کی آئندہ زندگی کا دارومدار اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات پر ہے۔ اور اگر وہ ان ممالک کی خواہشات آزادی و خودمختاری کی تکمیل میں ان کا ساتھ دے تو یقیناً وہ آئندہ طوفانوں میں اس کی کمزور ڈانواں ڈول کشتی کو سہارا دے سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ وہ مصر کے ساتھ ان کی قومی امنگوں میں پورا پورا ساتھ دے گا۔ اور نہر سویز اور سوڈان کے مسائل پر ان کے ساتھ دوستانہ سمجھوتہ کر کے مصر اور عرب دنیا کو ہاتھ سے جانے نہیں دے گا۔

نظربندوں کی رہائی

حکومت نے خان عبدالغفار خان مشہور سرخ پوش لیڈر کو رہائی دے کر اس کے بھائی خان صاحب پر سے پابندیاں اٹھا کر اور صوبہ کے تمام سیاسی نظربندوں کو رہائی دینے کا ارادہ ظاہر کر کے واقعی ایک نہائت رواداری اور جرأت مندانہ قدم اٹھایا ہے۔

ہم سردار عبدالرشید کے اس قول کی تائید کرتے ہیں کہ ملک میں رواداری اور آزادی کی فضا قائم ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا ہے کہ آپ شروع ہی سے نظربندوں کے معاملہ پر غور کر رہے تھے۔ آخری مرکزی حکومت کے مشورہ سے یہ اقدام لیا گیا ہے۔

سردار عبدالرشید کے قول کے مطابق سرحد میں ۴۵ افراد ایسے ہیں جو نظربند تھے جو سب کے سب رہا کر دیئے جائیں گے۔ اور جن لوگوں کو صوبہ سے جلاوطن کیا گیا تھا۔ ان پر سے تمام نقل و حرکت کی پابندیاں اٹھالی جائیں گی۔ جن نظربندوں کو رہا کیا جا رہا ہے۔ ان کی جائیدادیں بھی انہیں واپس کر دی جائیں گی۔

یہ اقدام مرکز کی اس پالیسی کے مطابق اٹھایا گیا ہے۔ کہ پاکستان کو ایک ایسا ملک بنایا جائے جہاں تمام لوگ پوری آزادی کے ساتھ اپنے کام اور اظہار خیال کر سکیں۔ جو لوگ وطن کے ہمدرد ہیں اور پاکستان کے استحکام و قیام کے حامی ہیں۔ اور محض خیرخواہی کے لئے تنقید کرتے ہیں یا جائز حدود قانون کے اندر رہ کر جدوجہد کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ نہائت رواداری نہ سلوک لازمی ہے۔ البتہ جو لوگ واقعی ملک کے لئے خطرہ ہیں یا غیر ممالک کے ایجنٹ ہیں۔ اور جو ملک میں فتنہ و فساد یا انارکی پھیلانا چاہیں۔ ان کا معاملہ دوسری چیز ہے۔ اور کوئی حکومت ایسے لوگوں کو کھلا نہیں چھوڑ سکتی۔

ہمیں امید ہے کہ جن نظربندوں کو رہا کیا جا رہا ہے۔ وہ آئندہ ملک و قوم کی تعمیر و استحکام میں اپنی کوششیں صرف کریں گے۔ اور کوئی شکایت کا موقعہ نہیں دیں گے۔

ایک نہائت نیک اور ضروری تحریک

مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں

ایک دوست مکرم فضل الٰہی صاحب ارشد (سندھ) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ایک تجویز بھجوائی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک فنڈ قائم کرے۔ جس میں زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں۔ شامل ہونے والے خدام سالانہ ایک روپیہ چندہ دیا کریں۔ اس طرح جو رقم جمع ہو۔ اس سے ہر سال کم از کم ایک آدمی کو مجلس خدام الاحمدیہ حج کرا دیا کرے۔ اس طریق سے بہت سے لوگوں کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق ملے گی۔ اور ساتھ ہی حج کے ثواب میں حصہ دار ہوں گے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تجویز پر اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ نیز فرمایا ہے "فی الحال یہ تحریک کی جائے۔ کہ جو کوئی شخص چھ سو روپیہ خود دے۔ اسے اس فنڈ سے مزید چھ سو روپے دیئے جائیں گے تاکہ وہ حج کر کے آسکے۔"

پس میں اللہ تعالےٰ کا نام لے کر اس نیک تحریک کا آغاز کرتا ہوں۔ اور ایک امانت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں "حج فنڈ" کے نام سے کھلوا رہا ہوں۔ جو احباب اس نیک تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے نام سے دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں تا ابھی سے ان کے نام درج رجسٹر کر لئے جائیں۔ اور آئندہ آنے والوں کے لئے ریکارڈ رہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے والے اپنی رقم براہ راست بمد امانت "حج فنڈ" خدام الاحمدیہ میں جمع کرانے کے لئے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

احباب اپنے پورے پتے سے دفتر خدام الاحمدیہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ آئندہ خط و کتابت میں سہولت ہو۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق

ضروری ہدایت

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس کے متعلق پہلے سے ہدایت موجود ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے اپنے ہاں علاوہ دوسرے درسوں کے اسے بھی جاری فرمائیں۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ اس ہدایت کی تجدید کی جاتی ہے۔ یہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اور درس ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔ پس جماعتوں کو اس درس سے لاپرواہی نہیں کرنی چاہیئے۔ نظارت ہذا کے رپورٹ فارم میں ایک سوال درس کے متعلق بھی ہے۔ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو چاہیئے کہ رپورٹ دیتے وقت اس درس کے متعلق بھی ضرور نوٹ دیا کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۲)

(از حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ربوہ)

مخالفوں پر فتح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ کہ جب کبھی کسی مخالف سے کوئی مباحثہ یا گفتگو ہوتی۔ تو اللہ تعالےٰ مخالف کو ہمیشہ شکست دیتا۔ اور ہمیں اس وقت ایسی باتیں خدا تعالیٰ سمجھا دیتا۔ جن کو سن کر مخالف لاچار خاموش ہو جاتے۔ مثال کے طور پر ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ کہ میں ایک دفعہ گڑگانوں گیا۔ گڑگانوں ایک قصبہ دہلی کے قریب ہے۔ وہاں ان دنوں ہمارے ایک احمدی بھائی ملازم تھے میں ان کے پاس مقیم ہوا۔ اس احمدی بھائی کے بیٹے نے مجھے کہا۔ کہ یہاں گڑگانوں میں ایک پادری صاحب رہتے ہیں۔ وہ کہا کرتے ہیں۔ کہ جب کوئی احمدیوں کا عالم گڑگانوں آئے۔ تو مجھے اطلاع کرنا۔ میں ان سے کچھ مذہبی گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں۔ تو اس کو بلا لاؤں۔ میں نے کہا۔ بلالو۔ اور میں نے دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مخالف پر فتح پانے کی توفیق دے۔ وہ لڑکا دوسرے دن پادری صاحب کو لے آیا۔ پادری صاحب نے فرمایا۔ کیا آپ مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں میں مانتا ہوں۔ پھر پادری صاحب نے کہا۔ اگر آپ مرزا صاحب کو مسیح مانتے ہیں۔ تو ان کے مسیح ہونے کے دلائل پیش کریں۔ میں نے کہا۔ پادری صاحب! میں مرزا صاحب کو مانتا ہوں۔ کہ وہ مسیح ہیں۔ اور آپ حضرت عیسیٰ کو مانتے ہیں۔ کہ وہ مسیح تھے۔ پس آپ عیسیٰ کے مسیح ہونے کی کوئی دلیل پیش کریں۔ میں انشاء اللہ اسی دلیل سے مرزا صاحب کا مسیح ہونا ثابت کر دوں گا۔ اس کے جواب میں کچھ دیر تک وہ پادری صاحب اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہمارے یسوع کے مسیح ہونے کے تو بہت سے دلائل ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ ان بہت سے دلائل میں سے کوئی ایک دلیل پیش کریں۔ ویسی ہی ایک دلیل میں مرزا صاحب کے حق میں پیش کر دوں گا۔ اس طرح بحث آسان ہو جائے گی۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد پادری صاحب نے فرمایا۔ کہ عیسیٰ کی زندگی میں ایک دفعہ شیطان نے عیسیٰؑ کو کہا۔ کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو تو پہاڑ سے کود۔ تجھ کو کوئی چوٹ نہ لگے گی۔ یسوع نے جواب دیا۔ کہ دور ہو اے شیطان لکھا ہے کہ خدا کو آزما نہیں۔ دیکھو یسوع کے اس جواب سے جو اس نے شیطان کو دیا۔ ثابت ہو گیا۔ کہ عیسیٰ مسیح تھا۔ میں نے کہا پادری صاحب میں آپ کی اس دلیل کو قبول کرتا ہوں بے شک اس دلیل سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ عیسیٰ مسیح تھا۔ لیکن ایسا ہی ایک واقعہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں بھی ہوا۔ ایک عالم جو شیعہ مذہب کے مجتہد تھے۔ ایک دفعہ ایران سے ہندوستان آئے۔ اور انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو چیلنج کرتے ہوئے ایک اشتہار شائع کیا۔ اور اس میں لکھا۔ کہ مرزا صاحب اگر آپ کو خدا نے مسیح بنایا ہے۔ تو آپ لاہور آ کر شاہی مسجد کے منار سے نیچے کود دیں۔ اگر آپ مسیح ہیں۔ تو آپ کو کوئی چوٹ نہ لگے گی۔ حضرت مرزا صاحب نے اس مجتہد کے جواب میں ایک اشتہار شائع کیا۔ اور اس میں لکھا۔ کہ دور ہو! اے شیطان لکھا ہے۔ کہ خدا کو آزماؤ نہیں۔ اب دیکھیں پادری صاحب حضرت مرزا صاحب کا مسیح ہونا اس دلیل سے ثابت ہو گیا۔ جس دلیل سے آپ نے عیسیٰؑ کا مسیح ہونا ثابت کیا تھا۔ مجھے کیا معلوم تھا۔ کہ پادری صاحب کیا سوال کریں گے۔ مگر انہوں نے ایسی بات پیش کی۔ جو پہلے سے حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں بھی پیش ہو چکی تھی۔ پس میرا جواب سن کر پادری صاحب شرمندہ ہو گئے۔ اور وہ لڑکا جو ان کو بلا کر لایا تھا۔ اس کو کہنے لگے: کہ میں اس قابل نہ تھا۔ کہ مفتی صاحب جیسے عالم کے ساتھ مذہبی گفتگو کروں۔ یہ میری غلطی تھی۔

بھیرہ سے نصرت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت صاحب شہر بھیرہ کی ایک منڈی میں جس کو وہاں گنج کہتے ہیں۔ جا رہے ہیں۔ اور چند خدام آپ کے ہمراہ ہیں۔ میں نے اپنا یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ تو حضورؑ نے فرمایا۔ کہ اس خواب میں یہ اشارہ ہے۔ کہ ہم کو اپنے سلسلہ کے کاموں میں بھیرہ سے بہت سی نصرت ملی ہے۔ ابتدائی زمانہ میں جبکہ احمدی بہت تھوڑے تھے۔ ان میں بہت اخلاص رکھنے والے اور دین کی راہ میں خرچ کرنے والے زیادہ تر بھیرہ کے لوگ تھے۔ جیسا کہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ اور حکیم فضل دین صاحبؓ اور بھیرہ کے محلہ مستریوں کے بہت سے آدمی اور محلہ معماروں کے بہت سے آدمی۔ بھیرہ کے مفتی خاندان کے تین شخص۔ اور خاندان خواجگان کے بہت سے ممبر سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں احمدی ہو گئے تھے۔ اور احمدیوں کی دو مسجدیں بنائی گئیں۔

الہامی دوا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک صاحب جو غالباً ریاست جیند کے رہنے والے تھے۔ بیمار ہو کر علاج کے واسطے قادیان آئے۔ حضور پیر سراج الحق صاحبؓ کے مکان پر انہوں نے قیام کیا۔ پیر صاحب نے ان کی سفارش حضرت صاحب سے کی۔ کہ یہ بیمار رہتے ہیں۔ حضور ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ حضورؑ نے دعا کی۔ تو حضورؑ کو الہام ہوا۔ کچلا۔ کونین۔ فولاد یہ ہے دوائے ہمزاد۔ اس الہام کے معلوم ہونے پر قادیان کے طبیبوں اور پنساریوں نے یہ نسخہ دوائی کا تیار کیا۔ اور اس کا نام حب ہمزاد مشہور ہوا۔ . . . .

. . . .

. . الہی ادویہ پر مشتمل ایک شربت انگلستان کے ایک ڈاکٹر نے بھی تیار کر کے رجسٹری کرایا۔ اور اس کا نام اس ڈاکٹر کے نام پر ایسٹن سرپ مشہور ہوا۔ حضرت خلیفہ اول مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے جو شاہی حکیم تھے۔ نے اس نسخہ کے متعلق دو احتیاطیں بتلائیں۔ ایک یہ کہ اس کو کبھی خالی پیٹ نہ کھائیں۔ بلکہ کچھ کھا کر اس کی ایک خوراک کھالیں۔ یا پی لیں۔ دوسری احتیاط حضرت مولانا صاحب نے یہ فرمائی۔ کہ اس دوائی میں کچھ زہریلا اثر ہوتا ہے۔ جو بعض دفعہ جمع ہو کر نقصان پہنچاتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ اس دوائی کو دس دن کھا کر تین دن کے لئے بالکل ناغہ کر دیں۔ تین دن نہ کھائیں گے۔ تو اس کا زہریلا اثر نہیں ہوگا۔

مقدمہ گڑگانواں

۱۸۹۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کو چیلنج کرتے ہوئے ایک ہزار روپیہ انعام کا ایک اشتہار دیا تھا۔ اس کے مقابل میں کوئی عیسائی تو نہ آیا۔ لیکن ایک مسلمان نے جس کا نام اصغر حسین تھا۔ گڑگانواں میں لالہ جوتی پرشاد مجسٹریٹ کی عدالت میں نالش کی کہ میں مرزا صاحب کے اس چیلنج کو قبول کرتا ہوں۔ کیونکہ میں بھی حضرت عیسیٰ کو مانتا ہوں۔ اس واسطے میں بھی عیسائی ہی ہوں۔ اور مجھے مرزا غلام احمدؐ قادیانی سے ان کا مشتہرہ ایک ہزار روپیہ دلایا جائے۔ اس مقدمے کا سمن جب قادیان پہنچا۔ تو یہاں سے مرزا افضل بیگ صاحب مرحوم مختار اور مولوی محمدؐ علی صاحب کو اس مقدمے کی پیروی کے واسطے بھیجا گیا۔ اور غالباً حکیم فضل الدین صاحب مرحوم بھی ان کے ساتھ بھیجے گئے تھے۔ مجسٹریٹ نے معمولی کارروائی کے ساتھ اصغر حسین کے دعویٰ کو خارج کر دیا۔ اور زبانی کہا۔ کہ دراصل یہ مقدمہ تو سماعت کے قابل نہ تھا۔ مگر ہم نے اس خیال سے رکھ لیا تھا۔ کہ اس بہانہ سے حضرت مرزا صاحب کی زیارت ہو جائیگی مگر وہ تو تشریف نہیں لائے۔ اس واسطے ہم اس کو یہاں ہی بند کرتے ہیں۔ جب یہ سمن آیا۔ تو اتفاق سے میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر تھا۔ اور بھی بہت سے لوگ گول کمرہ میں جمع تھے۔ میں نے ہی حضرت صاحب کی خدمت میں پڑھ کر سنایا۔ مجسٹریٹ کے نام کو میں نے جیم کی پیش کے ساتھ جُوتی پرشاد کر کے پڑھا۔ کیونکہ یہ نام پنجاب میں نہیں ہوتا۔ اور میرے لئے ایک نیا لفظ تھا۔ اس پر تمام حاضرین بے اختیار ہنس پڑے۔ اور کسی صاحب نے بتلایا۔ کہ صحیح نام اس طرح سے ہے۔

قرآن شریف ذو المعارف ہے

فرمایا قرآن شریف کو پڑھنے والا جب ایک سال سے دوسرے سال میں ترقی کرتا ہے تو اپنے گذشتہ سال کو ایسا معلوم کرتا ہے۔ کہ گویا اس وقت وہ طفل مکتب تھا۔ کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور اس میں ترقی بھی ایسی ہی ہے۔ جن لوگوں نے قرآن شریف کو صرف ذوالوجوہ کہا ہے۔ انہوں نے قرآن شریف کی عزت نہیں کی۔ قرآن شریف کو ذو المعارف کہنا چاہیئے۔ ہر مقام میں سے کئی معارف نکلتے ہیں۔ اور ایک نکتہ دوسرے نکتے کا نقیض نہیں ہوتا۔

مہمان نوازی

جب میں ۱۹۰۱ء میں ہجرت کر کے قادیان چلا آیا۔ اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا۔ تو اس وقت میرے دو بچے محمدؐ منظور عمر ۵ سال عبد السلام عمر ایک سال تھے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے وہ کمرہ رہنے کے واسطے دیا۔ جو حضورؑ کے اوپر والے مکان میں حضورؑ کے رہائشی صحن اور کوچہ بندی کے اوپر والے صحن کے درمیان تھا۔ اس میں صرف دو چھوٹی چارپائیاں بچھ سکتی تھیں۔ چند ماہ ہم وہاں رہے۔ اور چونکہ ساتھ ہی کے برآمدہ اور صحن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اہل بیت رہتے تھے۔ اس واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بولنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ ایک شب کا ذکر ہے۔ کہ کچھ مہمان آئے۔ جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت ام المومنینؓ حیران ہو رہی تھیں۔ کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پر ہے۔ اب ان کو کہاں پر ٹھیرایا جائے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرہ میں تھا۔ اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی۔ جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی ہے۔ اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا۔ فرمایا۔ دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی۔ اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گذارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے

اوپر ایک پرندہ کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔ کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے۔ یہ آج رات ہمارا مہمان ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ اسکی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا۔ اور ہر دو نے مشورہ کرکے یہ قرار دیا۔ کہ ٹھنڈی رات ہے۔ اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے۔ اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں۔ ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں۔ تاکہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کرکے نیچے پھینک دیا۔ اس کو مسافر نے غنیمت جانا۔ اور ان سب لکڑیوں اور تنکوں کو جمع کرکے آگ جلائی۔ اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر ان پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا۔ کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی۔ اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہیئے۔ کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں۔ ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں۔ اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھا لے۔ چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا۔ اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔

امریکہ سے پھول

قریباً ۱۹۰۲ء میں امریکہ میں ایک لیڈی مس روز نام تھی۔ جس کے مضامین اس ملک کے بعض اخباروں میں اکثر چھپا کرتے تھے۔ میں نے اس کے ساتھ تبلیغی خط و کتابت شروع کی۔ اور اس کے خط جب آتے تھے۔ میں عموماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ترجمہ کرکے سنایا کرتا تھا۔ اور ہماری مجلسوں میں اسے مس گلابو کہا جاتا تھا۔ ایک دفعہ مس گلابو نے اپنے خط کے اندر پھولوں کی پتیاں رکھ دیں حضرت صاحب نے انہیں دیکھ کر فرمایا۔ یہ پھول محفوظ رکھو۔ کیونکہ یہ بھی یاتیک من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ یہ پھول اب تک میرے پاس محفوظ ہیں۔

برآمدہ کچہری میں نماز

غالباً ۱۹۰۳ء میں ایک دفعہ مقدمہ کرم دین میں جبکہ حضرت صاحب کمرہ عدالت میں بہ سبب سماعت مقدمہ تشریف فرما تھے۔ اور نماز ظہر کا وقت گزر گیا۔ اور نماز عصر کا وقت بھی تنگ ہوگیا۔ تب حضور ؑ نے عدالت سے نماز پڑھنے کی اجازت چاہی۔ اور باہر آکر برآمدے میں ہی اکیلے ہر دو نمازیں جمع کرکے پڑھیں۔

عاجز نے جماعت کرائی

غالباً ۱۹۰۳ء میں ایک سفر میں جبکہ ہم چند خدام حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ قادیان سے گورداسپور جا رہے تھے۔ اور قادیان سے بہت سویرے ہم سوار ہوئے تھے۔ نماز فجر کے وقت نہر پر پہنچے۔ اور وہاں نماز فجر ادا کی گئی۔ اور حضور ؑ کے فرمانے سے عاجز راقم پیش امام ہوا۔ پانچ سات آدمی تھے۔

گنے سے کھانسی کا علاج

سفر گورداسپور میں ۱۹۰۳ء میں ایک دفعہ حضرت صاحب کو کھانسی کی شکایت تھی۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد مرحوم اس کا علاج گرم کیا ہوا گنا بتلایا کرتے تھے تب حضور ؑ کے فرمانے سے ایک گنا چند پوریاں لے کر آگ پر گرم کیا گیا۔ اور اسکی گنڈیریاں بنا کر حضور ؑ کو دی گئیں۔ اور حضور ؑ نے چوسیں۔

گل محمد عیسائی

اگست ۱۹۰۳ء میں بنوں کا ایک عیسائی گل محمد نام قادیان آیا۔ بہت گستاخی سے جھگڑتا اور بحث کرتا رہا۔ اور اسی حالت میں چلا گیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد حضرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رویا دیکھا۔ کہ گل محمد آنکھوں میں سرمہ لگا رہا ہے۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اسے ہدایت ہو جائیگی۔ چنانچہ بہت سالوں کے بعد سنا گیا تھا۔ کہ اس نے پھر اسلام قبول کیا تھا۔ بنوں کے مشہور ڈاکٹر پینل کی بیوہ نے بھی مجھے اپنے کارڈ میں لکھا ہے۔ کہ گل محمد نے عیسائیت کو ترک کر دیا تھا۔ اور اپنے پہلے مذہب میں داخل ہو گیا تھا۔ جب گل محمد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ایک تحریر پیش ہونے لگی۔ جس میں غالباً اس قسم کا کچھ اقرار تھا۔ کہ گل محمد دوبارہ کب آوے۔ اور اس کے ساتھ کس طرح گفتگو ہو۔ تو گل محمد نے اصرار کیا۔ کہ اس کے نام کے ساتھ مولوی کا لفظ لکھا جائے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ مولوی ایک عزت کا لفظ ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے خاص ہے۔ آپ کے نام کے ساتھ ہم یہ لفظ نہیں لکھ سکتے۔ تھوڑی سی بحث کے بعد یہ طے پایا۔ کہ اس کے نام کے ساتھ مسٹر کا لفظ لکھا جائے۔

دعائے صحت

میرے لڑکے محمد سعید کی کھیلتے وقت گر جانے کی وجہ سے دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اب ہسپتال سے پلستر کرایا گیا ہے۔ اس لیئے تمام بزرگان جماعت و صحابہ کرام سے التماس ہے۔ کہ بچہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ میری تمام پریشانیوں کو دور فرمادے۔ خاکسار محمد شریف احمدی ملازم ڈنٹل ہسپتال لاہور۔ حال رتن باغ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری ارشاد

(۱) اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے۔ اور خدمت دین بھی ہے۔

(۲) صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید کے لیئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں۔

(۳) میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں۔ کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔

ضروری یادداشت:۔ امانت ذاتی اور امانت تحریک جدید دو علیحدہ علیحدہ امانتیں ہیں۔ دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کراتے وقت امانت تحریک جدید کے الفاظ کو ضرور یاد رکھیں۔

سہولت:۔ لاہور یا کراچی کے احباب تحریک جدید کی رقوم لائیڈز بنک۔ حبیب بنک نیشنل بنک آف پاکستان۔ لاہور یا کراچی میں جمع کرا سکتے ہیں۔ بنک کی رسید ہمیں بھیج دیں۔ تو ہم ان کے حساب میں رقم جمع کریں گے۔

مزید تفصیل کے لیئے دفتر امانت تحریک جدید سے خط و کتابت کریں۔

احمد دین برائے افسر امانت تحریک جدید

ضلع جہلم میں اراضی صدر انجمن احمدیہ کی فروخت

چکوال ضلع جہلم میں صدر انجمن احمدیہ کا ملکیتی و مقبوضہ رقبہ دس مرلہ متصل مسجد احمدیہ جو بہت باموقعہ جگہ پر واقع ہے۔ اور رہائشی مکان بنانے کے لئے عمدہ اور موزوں ٹکڑا ہے۔ قابل فروخت ہے۔ خواہشمند اصحاب اپنی پیشکش بھجوا دیں۔ اس رقبہ کو موقعہ پر دیکھنے تسلی کرنے نیز تفصیلات ہر قسم معلوم کرنے کے لئے چکوال میں مندرجہ ذیل اصحاب سے مل لیا جائے۔ رسالدار احمد خان صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چکوال چودھری باز خان صاحب اور ملک بشیر احمد صاحب اعوان۔ قیمت کا آخری فیصلہ صدر انجمن احمدیہ کے اختیار میں ہوگا۔

(خاکسار شیخ محمد دین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۵ و ۲۶ دسمبر بروز جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب کو ایک بجے میری والدہ محترمہ کرم بی بی صاحبہ اہلیہ بابا نواب دین صاحب سابق خادم مسجد دار الفضل قادیان جلسہ سالانہ کے موقعہ پر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کو پہلے ۱۴ جولائی ۵۳ء کو شام کے وقت فالج کا حملہ ہوا تھا جس کا علاج صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب انچارج نور ہسپتال ربوہ کرتے رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ دسمبر تک تقریباً آرام ہو چکا تھا۔ ۲۵ دسمبر کے دن جلسہ گاہ مستورات میں والدہ مرحومہ نماز جمعہ بھی پڑھ کے آئیں۔ لجنہ اماء اللہ کے جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات بھی دیکھ کر آئی تھیں۔ ۲۵ دسمبر کی شام کو پھر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا۔ یہ حملہ پہلے سے زیادہ شدید تھا۔ اس حملے سے بے ہوشی رہی۔ اور زبان بند ہو چکی تھی حملہ دونوں دفعہ بائیں جانب ہوا تھا۔ جس سے دل کو تکلیف رہی۔ اور پھر رات کو ایک بجے اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند کرے۔ خاکسار فضل الرحمٰن متعلم جماعت ہفتم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ۔

ضروری اعلان

(۱) خاکسار نے مورخہ ۲۸ دسمبر ۵۳ء کی صبح کو بوقت ملاقات ایک دوست نے ایک ٹوپی چند منٹ پہننے کے لئے لی تھی۔ بعد ازاں میں نے اس دوست کو بہت تلاش کیا۔ مگر وہ نہیں ملے۔ لہٰذا جن صاحب کی ٹوپی ہو۔ وہ بذریعہ خط اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ انشاء اللہ فوراً بذریعہ ڈاک ٹوپی ارسال کر دی جائیگی۔ خاکسار ڈاکٹر نثار احمد واقف ایم۔ اے۔ ایچ۔ ایم۔ آئی۔ ایم۔ سی سرکشمیر روڈ سیالکوٹ

(۲) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم احمدی اپنا مکمل ایڈریس ذیل کے پتہ پر ارسال فرماویں۔ اگر وہ خود پڑھیں۔ یا ان کے کوئی واقف کار پڑھیں تو اطلاع دیویں پتہ یہ ہے:۔

اعجاز احمد قمر معرفت چودھری اقبال محمد خاں صاحب ایم۔ اے محلہ محمد پورہ لائل پور

تحریک جدید کا ہر دور انیس سال کا ہو گا

ہر مجاہد اپنے ساتھ اپنے خویش و اقارب و اہل و عیال کو شامل کرے

(۱) "انیس سال میں میں نے جو حکمت رکھی تھی۔ میں اسے بدلنا نہیں چاہتا۔"

(۲) "میں نے سوچا ہے کہ اب تحریک جدید کی یہ شکل کر دی جائے۔"

(۳) "ہر دور ہو جائے گا۔ اس کے دور اول اور ثانی بنتے چلے جائیں۔ اور ہر ایک دور انیس ۱۹ سال کا ہو۔"

(۴) "ہر دور کے بعد ایک کتاب لکھی جائے۔ جس میں تمام حصہ لینے والوں کے نام جنہوں نے انیس سال تک متواتر بلا ناغہ اشاعتِ اسلام میں مدد دی ہو ۔۔۔۔۔۔ محفوظ کر دیئے جائیں۔"

(۵) "اس کتاب کو لائبریریوں اور مساجد میں رکھا جائے۔ تاکہ آئندہ آنے والے اسے پڑھیں۔ اور اپنی قربانیوں کا اس سے مقابلہ کریں۔ اور دیکھیں کہ انہوں نے کس روح سے کام کیا ہے۔"

(۶) "سابقون الاولون وہ ہیں۔ ۱۹ سال کے بعد ان کے نام چھپوا کر لائبریریوں میں رکھے جائیں۔ جماعتوں کے اندر پھیلائے جائیں۔ خود ان کے پاس یادگار کے طور پر بھیجے جائیں تا وہ اپنی زندگی میں بطور یادگار اپنے پاس رکھیں۔ اور اپنے بعد اپنی نسلوں کے لئے بطور یادگار چھوڑ جائیں۔"

(۷) اس کے بعد دوسرے لوگ بھی اسی طرح ۱۹ - ۱۹ سال کے دوروں میں حصہ لیتے چلے جائیں گے۔"

(۸) "ہر احمدی مرد اور ہر احمدی بالغ عورت کا فرض ہے۔ کہ اس تحریک میں شامل ہو۔"

(۹) "بلکہ بچوں میں بھی تحریک کی جائے۔ اور رسمی طور پر انہیں بھی اپنے ساتھ شامل کیا جائے۔ مثلاً اپنے وعدے کے ساتھ ان کی طرف سے بھی کچھ حصہ ڈال دیا جائے۔ چاہے ایک پیسہ ہو۔ دو پیسے ہوں یا ایک آنہ ہو۔ اس سے ان کے دلوں میں تحریک ہوگی۔ بلکہ بچے کی طرف سے خود وعدہ لکھوانے کے لئے اسے کہو۔ کہ وہ خود وعدہ لکھوائے۔ اس سے اس کے اندر یہ احساس پیدا ہوگا۔ کہ میں چندہ دے رہا ہوں۔"

(۱۰) ظاہر ہے کہ اب تحریک جدید کا ہر دور ۱۹ - ۱۹ سال کا ہوگا۔

(۱۱) کوئی احمدی مرد اور بالغ عورت ایسی نہ ہو جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو گئی ہو۔ کیونکہ اب تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت حضور نے فرض قرار دے دی ہے

(۱۲) جو احباب سابقون الاولون دور اول کے ہیں۔ جس طرح انہوں نے دور اول میں اپنے خویش و اقارب اور اپنے بچوں کو اپنے ساتھ شامل کیا تھا۔ اور اکثر نے ان کے انیس انیس سال پورے ادا کئے ہیں۔ اسی طرح حضور کی ان بالا ہدایات کے مطابق دور ثانی کے سال اول میں وہ اپنے۔ خویش و اقارب اور بچوں کو اپنے ساتھ شامل کر سکتے ہیں۔

(۱۳) اسی طرح وہ جو دفتر دوم میں شامل ہیں۔ یا اب نئے شامل ہوں۔ وہ بھی اپنے خویش و اقارب۔ اور بچوں کو رسمی طور پر اپنے نام کے ساتھ شامل کریں۔ ان کی طرف سے تھوڑی سی رقم ایک پیسہ یا اپنی توفیق کے مطابق زیادہ وعدہ لکھوائیں۔ وہ ان کے نام کے ساتھ دفتر دوم میں شامل لکھے جائیں گے۔ اور ان کو بھی اسی طرح ۱۹ سال تک اپنے نام کے ساتھ رکھنا چاہیئے۔

دفتر اول اور دفتر دوم والے احباب کو یاد رہے کہ کم سے کم پانچ روپیہ سالانہ والی شرط بدستور قائم ہے۔ نام صرف پانچ روپیہ دینے والے کا ہی آئے گا۔ ہاں کم والے بچے تو ضرور شامل ہوں گے۔ (وکیل المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے محمد شیخ قیصر علی صاحب ولد قاضی اصغر علی صاحب سکنہ میرٹھ شہر بھارت سے پاکستان تشریف لائے ہیں۔ ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

جدید سڑکوں کی تعمیر میں انجینری کے اعلیٰ کمالات دکھائے گئے ہیں۔ اور ان سڑکوں کو شمالی پہاڑوں کے دروں اور وادیوں میں سے گذارا گیا ہے۔ اور مشین سے چلنے والی گاڑیوں کے لئے سینکڑوں پختہ پل بنائے گئے ہیں۔ ترقیاتی بورڈ نے ملک بھر میں سڑکوں کی ادائیگیوں کی تعمیر اور اصلاح کیلئے کثیر رقوم مخصوص کی ہیں۔

بین الاقوامی معلومات

عراق —— نقل و حمل و مواصلات

عراق اپنی جغرافیائی حیثیت کی وجہ سے عالمی آمد و رفت کا ایک اہم چوراہا بنا ہوا ہے۔ تقریباً تمام اہم بین الاقوامی ہوائی کمپنیوں کی سروس کا عراق کے ساتھ باقاعدہ تعلق ہے۔ بصرہ کی مشہور بندرگاہ اس ملک کو متعدد سمندری راستوں کے ذریعہ دنیا کے تمام حصوں سے منسلک کرتی ہے۔ سارے ملک میں آبی راستوں۔ سڑکوں اور ریلوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔

ہوابازی!

عراق مغربی یورپ اور پاکستان۔ آسٹریلیا اور مشرق بعید کے درمیان ہوائی رابطہ پر واقع ہے یہاں تین ہوائی اڈے ہیں۔ بغداد۔ بصرہ اور حبانیہ جہاں ہر قسم کا جدید ساز و سامان اور مشنری موجود ہے۔ یہ ہوائی اڈے ہر موسم کے لئے موزوں ہیں۔ اور ہوائی آمد و رفت میں جو اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے تقاضوں کو مکمل طور پر پورا کرتے ہیں۔

جن ہوائی کمپنیوں کے طیارے عراق جاتے ہیں یا عراق سے گذرتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

بی۔ او۔ اے۔ سی۔ کے ایل ایم۔ ایئر فرانس۔ کمپنی جنرل ڈی ٹرانسپورٹس۔ مڈل ایسٹ ایئر لائنز۔ ایئر لبنان۔ ایرانین ایئر ویز۔ عراقی ایئر ویز۔

عراقی ایئر ویز بغداد اور بصرہ اور کویت کے درمیان روزانہ سروس چلاتی ہے۔ دمشق۔ قاہرہ بیروت اور بحرین کو ہفتہ میں ۲ بار سروس چلاتی ہے اور تہران کو ہفتہ وار سروس چلاتی ہے۔ عراق طیارہ سوسائٹی۔ بغداد ہوائی اڈہ میں پرواز کا ایک سکول قائم کئے ہوئے ہے۔ عراقی عوام میں پرواز کا شوق بڑھتا جا رہا ہے۔ اور نوجوانوں کو ہواباز بنانے کے لئے غیر ملکوں میں تربیت دلوائی جا رہی ہے۔

جہازرانی

عراق کا تجارتی دروازہ بندرگاہ بصرہ سمندر پار کی رسدوں کی تقسیم کا قدرتی مرکز ہے۔ دنیا کے ہر کونے سے آنے والے جہاز یہاں سے گذرتے ہیں۔ اور اس طرح اس کے کاروبار اور تجارت میں اضافہ کرتے ہیں۔ بندرگاہ دریائے شط العرب دجلہ کھلے سمندر سے خورمار تک تقریباً سو میل تک پھیلا ہوا ہے۔ بادرگھاٹوں۔ جیٹیوں۔ گودیوں اور ہوائی اڈہ وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اور تقریباً کل دو ہزار ایکڑ رقبے کو گھیرے ہوئے ہے۔ بندرگاہ کی حیثیت سے بصرہ کی تجارتی تاریخ اس ملک میں عربوں کی آمد تک پہنچتی ہے۔ البتہ گذشتہ ۳۵ برس میں اس نے تیزی سے ترقی کی ہے۔ اور آج اس کا شمار دنیا کی اہم ترین بندرگاہوں میں ہے۔

آبی راستے

عراق کی خوش قسمتی ہے۔ کہ اس کے پاس ایسے آبی راستوں کا نظام ہے۔ جس میں جہاز چلائے جا سکتے ہیں۔ اس ملک میں جہازرانی کا رواج قدیم زمانہ سے ہے۔ اور پرانے طرز کی کچھ کشتیاں اب تک استعمال کی جاتی ہیں۔

شط العرب میں قرنہ سے خلیج فارس تک ہر قسم کا جہاز چل سکتا ہے۔ دجلہ میں بغداد تک تو ایسے جہاز چل سکتے ہیں جن کے لئے کم گہرائی درکار ہوتی ہے۔ اور موصل تک بھی چھوٹے جہاز دشواری سے چل سکتے ہیں۔ فرات اور شط العرب میں صرف دیسی کشتیاں چل سکتی ہیں۔ دجلہ میں بصرہ سے بغداد تک ڈیزل انجن سے چلنے والے جہاز جو خاص طور سے اتھلے پانی کے لئے بنائے جاتے ہیں استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن موٹر لانچ تعجب انگیز حد تک کم ہیں۔

ریلیں: عراقی ریلوں کا نظام دارالحکومت کو ملک کے تمام اہم شہروں سے نیز شام۔ ترکی اور یورپ کے اہم شہروں سے ملاتا ہے۔

معیاری ریلوے لائن جو تل کوچک کو جاتی ہے۔ شام اور ترکی۔ بحر روم اور باسفورس تک بھی جاتی ہے طارس ایکسپریس ہفتہ میں دو بار حیدر پاشا جاتی ہے اور اس کا سمپلان اور نینٹ ایکسپریس سے جو یورپ جاتی ہے میل ہوتا ہے۔

عام درآمدی سامان مال گاڑیوں کے ذریعہ بصرہ سے بغداد جاتا ہے۔ اور اس کے بعد تمام ملک میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ غلہ۔ کھجوریں اور دیگر برآمدی اشیاء بصرہ یا پورٹ لے جائی جاتی ہیں۔ ریل کی سروس کو مغربی ممالک کی طرح زیادہ سے زیادہ بہترین بنانے کے لئے ایک پندرہ سالہ پروگرام کو جس پر کثیر اخراجات ہوں گے عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔

سڑکیں: ۱۹۱۸ء کے بعد سے شاہراہوں اور سڑکوں کی بہت اصلاح کی گئی ہے۔ اور اب تمام ملک میں عمدہ سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے۔

چند اہم سڑکیں درج ذیل ہیں:۔

بغداد تا بصرہ براہ حلہ۔ دیوانیہ۔ سماوہ اور ناصریہ۔ بغداد تا بصرہ براہ قطعہ العمارہ۔ بغداد تا خانقین براہ بعقوبہ۔ بغداد تا موصل براہ کرکوک اور اربل بغداد تا موصل براہ سامرہ اور بیجی۔ بغداد تا رطبہ براہ فلوجہ۔ حبانیہ۔ اور رمادی۔ بغداد تا کربلا براہ مسیب۔ کرکوک تا حلبجہ براہ سلیمانیہ اور عراق و ایران کی سرحد براہ ذیل تا راست براہ رواندز۔

خانقین جانے والی سڑک ایران کی سرحد پر خسروی تک جاتی اور اس کے بعد کرمانشاہ ہمدان اور قزوین سے ہوتی ہوئی تہران تک جاتی ہے۔ رطبہ جانے والی سڑک عراق۔ اردن۔ شام۔ اور لبنان تک بھی جاتی ہے۔ مرسلہ

جن اخبارات کو سرکاری روپیہ ملتا تھا میں نے اُنہیں متعلقہ امور پر اداریئے لکھنے کو کہا تھا

تحقیقاتی عدالت میں سابق ڈائرکٹر تعلقات عامہ میر نور احمد کا بیان

لاہور ۱۶؍دسمبر: مسٹر محمد منیر کی شہادت کے بعد فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں سابق ڈائرکٹر تعلقات عامہ پنجاب میر نور احمد پر جرح شروع ہوئی۔ انہوں نے حکومت پنجاب کے وکیل مسٹر فضل الٰہی کی جرح کے جواب میں کہا۔ مولانا اختر علی خان سے اُن کے تعلقات بڑے دوستانہ تھے۔

س: کیا آپ نے مولانا اختر علی خان کے نام کوئی تار بھیجا تھا۔ جس کی رقم دفتر ڈائرکٹر تعلقات عامہ کے خفیہ فنڈ سے ادا کی گئی؟

تار کی ایک نقل دیکھنے کے بعد میر نور احمد نے کہا۔ کہ یہ الزام درست ہے۔ عدالت نے سوال کیا۔ کہ اس تار کی رقم محکمہ تعلقات عامہ کے فنڈ سے کیوں ادا کی گئی؟ گواہ نے جواب دیا۔ اس لئے کہ تار حکومت کی ہدایت پر بھیجا گیا تھا۔

س: حکومت سے آپ کی کیا مراد ہے؟ آپ کو اس تار کی رقم ادا کرنے کے لئے کس نے کہا تھا؟

ج: میرا خیال ہے کہ مرکزی حکومت کی وزارت اطلاعات و نشریات کے جائنٹ سیکرٹری نے کہا تھا۔ کہ یہ تار بھیجا جائے۔ لیکن اس کی رقم میں نے اپنی مرضی سے خفیہ فنڈ سے ادا کی۔

س: تار بھیجنے کے وقت مولانا اختر علی خان کہاں تھے؟

ج: وہ لاہور یا کراچی میں ہوں گے۔

س: کیا اس تار پر مولانا اختر علی خان نے دستخط کئے تھے؟

ج: میں وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

مسٹر فضل الٰہی کی جرح کے جواب میں گواہ نے کہا۔ کہ جائنٹ سیکرٹری کی طرف سے مجھے تحریری طور پر ہدایت نہیں دی گئی تھی۔

س: جس وقت یہ تار دیا گیا۔ کیا جائنٹ سیکرٹری اس وقت لاہور میں تھے؟

ج: غالباً انہوں نے کراچی سے میرے ساتھ ٹیلیفون پر گفتگو کی تھی۔

س: آپ نے ان سے یہ کیوں نہیں کہا۔ کہ وہ خود ہی کراچی سے یہ تار دے دیں؟

ج: ہو سکتا ہے۔ کہ مولانا اختر علی خان اس وقت لاہور میں ہوں۔ اور یہ تار اسی جگہ سے بھیجا جانا مقصود ہو۔ جہاں وہ تھے۔

س: مرکز کے کام کے لئے صوبے کی رقم خرچ کرنے سے پہلے کیا آپ نے صوبے کے کسی افسر اعلیٰ سے اجازت بھی لی؟

ج: ممکن ہے۔ میں نے اجازت لی ہو۔ لیکن مجھے یاد نہیں۔

س: کیا آپ نے جون یا جولائی ۱۹۵۲ء میں "زمیندار" کے لئے دس ہزار روپے پیشگی دینے کی سفارش کی تھی؟

ج: جی ہاں۔ لیکن یہ پیشگی رقم انہیں ان کے اخبار کے اشتہارات کے سلسلہ اور آئندہ معاوضے میں اس شرط پر دی جا رہی تھی۔ کہ وہ اشتہارات کے عوض میں حکومت کو رعایت دیں گے۔

س: کیا آپ نے یہ تجویز مولانا اختر علی خان کی درخواست پر کی تھی؟

ج: جی ہاں۔ میں نے مولانا اختر علی خان سے شرائط پر بحث کرنے کے بعد یہ تجویز کی تھی۔ وہ پیشگی رقم چاہتے تھے۔ میں نے کہا۔ اگر وہ نرخ میں کمی کی پیشکش کریں۔ تو میں اس قسم کی سفارش کر سکتا ہوں۔

س: یہ رقم کس فنڈ سے دی جاتی؟

ج: محکمانہ تعلقات عامہ کے متفرق اخراجات کے فنڈ سے۔

س: کیا محکمہ مالیات نے اس بناء پر اعتراض کیا تھا۔ کہ اس سے حکومت کو نقصان ہوتا ہے؟

ج: جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ اکاؤنٹنٹ جنرل نے زر ضمانت کے متعلق تحقیقات کی تھی۔

س: کیا آپ کی تجویز منظور ہو گئی؟

ج: اس کا جواب دینے کے لئے مجھے مسل دیکھنی پڑے گی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میرے محکمے کی طرف سے بعض ٹیکنیکل اعتراضات اٹھائے گئے تھے۔ اس لئے تجویز کو نہ اٹھایا گیا۔ اعتراضات محکمہ مالیات کی طرف سے نہیں تھے۔

س: کیا آپ نے تعلیم بالغان کے فنڈ سے کوئی رسائل بھی خریدے؟

ج: میرا خیال نہیں۔ جب سب سے پہلے سکیم کو ۱۹۵۰ء یا اس سے لگ بھگ اختیار کیا گیا تو خیال یہ تھا۔ کہ سکیم کی ابتدائی مدت کے بعد حکومت پنجاب کو روزانہ اخبارات کی خرید بند کر دینی چاہیئے اور اس کی بجائے ہفت روزہ اخبارات کو خریدا جائے۔ جب جولائی ۱۹۵۱ء میں سکیم کی تجدید ہوئی۔ تو حکومت نے فیصلہ کیا۔ کہ اسے سابقہ نہج پر جاری رکھا جائے۔

انہوں نے کہا کہ اخبارات کو رقم دیتے وقت ان کی کم اشاعت کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

س: "مغربی پاکستان" اور "احسان" کو کیوں منتخب کیا گیا؟

ج: چونکہ اس وقت جو اخبارات تھے۔ ان میں سے ان دونوں کو حکومت کا زیادہ ہمدرد سمجھا جاتا تھا۔

س: کیا جولائی ۱۹۵۲ء کے شروع میں چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری نے آپ کو یہ ہدایت نہیں کی تھی۔ کہ تمام اخبارات کو سرکاری نقطہ نگاہ کے حق میں پروپیگنڈا سے بھر دیا جائے؟

ج: جی ہاں۔ اس بات کا پروپیگنڈا کرانا مقصود تھا۔ کہ عامۃ المسلمین پر دفعہ ۱۴۴ کے اطلاق کا ارادہ نہیں۔ بلکہ یہ صرف احرار اور احمدیوں تک محدود رہے۔

س: کیا یہ بھی واضح کیا گیا تھا۔ کہ چند ایک سرکاری اعلامیوں سے کام نہیں چل سکے گا؟

ج: ہو سکتا ہے۔ کہ ایسا کہا گیا ہو۔

س: پھر آپ نے اس ہدایت پر عمل کرنے کے لئے کیا کچھ کیا؟

ج: اخبارات میں بار بار ایک اعلان شائع کرایا گیا۔ جس میں وضاحت طلب امور کی توضیح کی گئی۔ ایک اشتہار بھی جاری کر کے ڈپٹی کمشنروں اور پولیس سپرنٹنڈنٹوں کے ذریعہ سے صوبے بھر میں تقسیم کیا گیا۔ میرا خیال ہے۔ کہ اس اشتہار کے مندرجات کو اعلامیہ کی صورت میں اخبارات میں بھی شائع کیا گیا۔ اعلان اور اشتہار دونوں محکمہ تعلقات عامہ کی طرف سے جاری کئے گئے۔ یہ تمام پبلسٹی لوگوں پر یہ واضح کرنے کے لئے کی گئی۔ کہ احرار اور احمدیوں پر پابندی عائد کرنے کے علاوہ حکومت نے عامۃ المسلمین پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔

عدالت کے ایک سوال کے جواب میں گواہ نے کہا۔ جن اخبارات کو حکومت نے رقم دی تھی میں نے انہیں متعلقہ موضوع پر اداریئے لکھنے کو کہا۔

س: کن اخبارات کو؟

ج: "آفاق"۔ "احسان" اور "مغربی پاکستان" نے اس موضوع پر اداریئے لکھے۔

س: یہ نوٹس اور اشتہار کس مطبع میں چھپے تھے؟

ج: جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ان کی طباعت گورنمنٹ پریس کی وساطت سے ہوتی تھی۔ اس سلسلے میں دفتر میں کوئی یادداشت ضرور موجود ہو گی۔

وکیل کی طرف سے جب جرح جاری ہوئی تو انہوں نے کہا۔ کہ ہوم سیکرٹری نے ان سے ذکر کیا تھا۔ کہ بعض ایسے اخبارات نے جنہیں سرکاری رقم مل چکی ہے۔ ہم کے ساتھ حکومت کا نقطہ نظر عوام کے سامنے رکھنے میں تعاون نہیں کیا۔

انہوں نے مزید کہا۔ کہ افسروں کی کانفرنس میں یہ ذکر کیا گیا تھا۔ کہ اس خاص مسئلہ پر اخبارات نے عوام پر حکومت کی صحیح پوزیشن واضح نہیں کی اور ان میں سے بعض نے غالباً دفعہ ۱۴۴ پر نکتہ چینی بھی کی۔

س: کیا اس سلسلے میں خلاف ورزی کرنے والے اخبارات کا ذکر ہوم سیکرٹری سے کیا گیا تھا؟

ج: مجھے بات چیت کی تفصیلات تو یاد نہیں لیکن اس سلسلہ میں ایک فیصلہ ریکارڈ کیا گیا تھا کہ جو اخبارات عام طور پر حکومت کے حامی ہیں انہوں نے اس خاص معاملے میں مدد نہیں کی۔ اور انہیں اس کے لئے خاص طور پر مدد کرنے کو کہا جائے۔

س: کیا ہوم سیکرٹری نے آپ کو یہ بھی بتایا تھا کہ یہ امر اطمینان بخش ہے کہ حکومت کے مخالف اخبارات تحریک کو ہوا نہیں دے رہے؟

ج: ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی دوسرے موقع پر اس کا ذکر کیا ہو۔ لیکن ۵ جولائی کی کانفرنس میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اس کانفرنس کا زیر بحث صرف یہ مسئلہ تھا۔ کہ عوام کو دفعہ ۱۴۴ کے دائرہ عمل کے متعلق دوبارہ یقین دلایا جائے۔

س: آپ نے حکومت کا نقطہ نظر واضح کرنے کے لئے اخبارات سے جو انٹرویو کیا۔ اس کا کوئی ریکارڈ دفتر تعلقات عامہ میں موجود ہے؟

ج: ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی ریکارڈ موجود ہو لیکن مجھے اس کا علم نہیں۔

س: کیا وزیر اعلیٰ نے آپ کو ہدایت کی تھی کہ آپ حکومت کے حامی مولویوں سے ملیں۔ اور انہیں ۱۳ جولائی کی کنونشن میں شرکت کے لئے کہیں؟

ج: وزیر اعلیٰ نے صرف ان فیصلوں کی منظوری دی تھی۔ جو افسروں کی کانفرنس میں جولائی میں کئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک فیصلہ یہ تھا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور میں ان لوگوں سے ملیں جن کے متعلق توقع تھی کہ وہ کنونشن میں شرکت کریں گے۔ اور ان سے درخواست کریں کہ کنونشن جو فیصلے چاہے کرے لیکن وہ اس میں تشدد اور لاقانونیت کی مذمت کرے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی تجویز کیا تھا۔ کہ جہاں تک دو تین مولویوں کا تعلق ہے ڈائرکٹر تعلقات عامہ فوری کارروائی کرے۔ ان مولویوں کا انہوں نے نام بھی لیا تھا۔

س: یہ مولوی کون تھے؟

ج: مولانا ابو الحسنات۔ مولانا محمد بخش مسلم۔ مولانا غلام مرشد۔

س: کیا ان مولویوں نے آپ کے مشورے پر عمل کیا؟

ج: مجھے معلوم ہوا تھا۔ کہ انہوں نے ہماری خواہش کے مطابق فیصلہ کرانے کی کوشش کی لیکن کنونشن کے ماحول کے پیش نظر ایسا نہ کر سکے۔

س: کیا آپ نے وزیر اعلیٰ کو اس کی اطلاع دی؟

ج: جی نہیں۔

س: کیا آپ کو علم ہے۔ کہ ان مولویوں نے کنونشن کے بعد تحریک میں سرگرمی سے حصہ لینا شروع کر دیا؟

ج: جی ہاں یہ درست ہے۔

س: آپ نے پھر اکتوبر ۱۹۵۲ء میں انہیں تقریریں کرنے کے لئے ملازم کیوں رکھا؟

ج: موزوں حیثیت سے انتخاب کا تعلق اس سوال سے نہیں تھا۔ کہ آیا ایک شخص کنونشن میں طے شدہ مطالبات کی حمایت کرتا ہے یا نہیں۔

س: کیا ان مولویوں کو اکتوبر میں وزیر اعلیٰ کی رضامندی سے لگایا گیا؟

ج: میں نہیں سمجھتا کہ مقرروں کے انتخاب کا ذکر کبھی وزیر اعلیٰ سے بھی کیا گیا۔ علاوہ ازیں ہم صرف ان تین مولویوں ہی کو ملازم نہیں رکھ رہے تھے۔ بلکہ ہم کل بیس مولوی رکھ رہے تھے۔

س:۔ کیا آپ کے ذہن میں نہ آیا کہ اگر ان مولویوں کو لیکچر دینے کے لئے بھیجا گیا۔ تو ہو سکتا ہے۔ یہ موقع سے فائدہ اٹھا کر تحریک کے حق میں تبلیغ کریں؟

ج:۔ مجھے اس چیز سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ کہ وہ اس کام کے بعد جس کے لئے ہم نے انہیں ملازم رکھا ہے۔ کیا کرتے ہیں۔

س:۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ نے ارادۃً ان کو اس لئے منتخب کیا تاکہ وہ موقع سے فائدہ اٹھا کر احمدیوں کے خلاف پروپیگنڈہ کریں۔

ج:۔ یہ سب غلط ہے۔

س:۔ کیا یہ حقیقت ہے۔ کہ جولائی ۱۹۵۲ء کے بعد حکومت کے حامی اخبارات مثلاً "زمیندار" "آفاق" "احسان" اور "مغربی پاکستان" یہ پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ کہ حکومت اور پنجاب مسلم لیگ مطالبات کے حق میں ہے؟

ج:۔ میں ایسا نہیں سمجھتا "زمیندار" کے سوا باقی تمام اخبارات تحریک میں بہت کم دلچسپی لے رہے تھے۔ یہ ناممکن نہ تھا کہ انہوں نے مسلم لیگ کی قرارداد کی تاویل یہ کی ہو۔ کہ وہ مجلس عمل کے مطالبات کے لئے فائدہ مند ہے

میں دستاویز ڈی۔ای ۲۵۵ پیش کرتا ہوں۔ یہ اس اشتہار کی نقل ہے۔ جو محکمہ تعلقات عامہ نے مسجدوں پر دفعہ ۱۴۴ کے اطلاق کے متعلق نکالا تھا سرکاری ذرائع کی وساطت سے اسے سارے پنجاب میں تقسیم کیا گیا۔ اس سلسلے میں محکمہ تعلقات عامہ کی طرف جو اعلامیہ شائع کیا گیا۔ وہ یکم۔ ۲۰۔ ۶ اور ۷ جولائی کے "آفاق" کے پہلے صفحے پر موجود ہے۔

عدالت نے ان سے دریافت کیا۔ کہ قطع نظر اس کے کہ آپ نے محکمہ تعلقات عامہ کے کام کے متعلق ابھی کیا کہا ہے۔ کیا آپ وہ حقائق بتائیں گے۔ کہ محکمہ تعلقات عامہ نے ختم نبوت کے متعلق لوگوں کو حکومت کے رویہ سے آگاہ کرنے کے لئے اور کیا کچھ کیا؟

ج:۔ میں مزید تفصیل نہیں بتا سکتا۔ لیکن حکومت نے اس سلسلہ میں مجھے جو ہدایت دی ہوگی میں نے مناسب صورت میں انہیں ضرور جاری کیا ہوگا۔

س:۔ کیا آپ نے خود کسی پرچے میں کوئی مضمون لکھا؟ ج:۔ نہیں

س:۔ آپ کے محکمہ کے کسی اور آدمی نے؟

ج:۔ میں ایسا خیال نہیں کرتا۔ اس سلسلہ میں جو پریس نوٹ جاری کئے گئے۔ ان کا مسودہ میرے عملہ کے ارکان نے تیار کیا تھا۔

وکیل نے جرح جاری رکھتے ہوئے گواہ سے پوچھا۔ کیا انہیں یاد ہے۔ کہ جولائی ۱۹۵۲ء کے بعد کسی تاریخ کو لاہور میں ایک ٹی پارٹی ہوئی تھی۔ جس میں ان کے علاوہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مسٹر یعقوب خان ایڈیٹر "سول اینڈ ملٹری گزٹ" مسٹر حمید نظامی ایڈیٹر نوائے وقت اور دوسروں نے شرکت کی تھی؟

گواہ نے جواب دیا مجھے یاد ہے۔ ایسی ایک پارٹی ۱۹۵۲ء میں ہوئی تھی۔ لیکن اس کے بعد نہیں ہوئی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ یہ جولائی کے تیسرے ہفتے کی کسی تاریخ کا واقعہ تھا سوال میں جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ اور اخباروں کے ایڈیٹر اور سرکاری افسر بھی موجود تھے۔

س:۔ کیا ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے ان صحافیوں سے جو ٹی پارٹیوں میں موجود تھے یہ اپیل کی تھی۔ کہ وہ اپنے آپ کو ان فرقہ وارانہ تحریکوں سے وابستہ نہ کریں جو اس وقت جاری تھیں؟

ج:۔ جی ہاں وہ اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کی وکالت پاکستان کے مفاد کے حق میں نہیں۔

س:۔ مسٹر حمید نظامی نے اس پر کیا کہا؟ کیا انہوں نے اس معاملہ میں آپ کو مورد الزام ٹھہرایا؟

ج:۔ نہیں میرے سننے میں نہیں آیا۔

س:۔ کیا انہوں نے آپ کی طرف اشارہ کیا؟

ج:۔ نہیں۔

س:۔ کیا انہوں نے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سے کہا۔ کہ وہ اس کے متعلق دریافت کریں؟

ج:۔ نہیں میرے سننے میں نہیں آیا۔

س:۔ عدالت نے پوچھا کہ کیا ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے ان سے اس وقت یا بعد ازاں اس معاملہ کے متعلق کوئی سوال کیا؟ گواہ نے جواب دیا میں اس سے دو تین دن پیشتر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سے مل چکا تھا۔ اور انہوں نے تحریک کے موضوع پر مجھ سے تبادلہ خیالات کیا تھا۔ پارٹی کے بعد مجھے ان سے ملنے کا کوئی موقع نہیں ملا۔

س:۔ کیا ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کسی وقت آپ کو بتایا تھا۔ کہ آپ کے خلاف شکایات ہیں کہ آپ اخبارات کو تحریک جاری رکھنے سے روک تو سکتے ہیں۔ لیکن نہیں روک رہے؟

ج:۔ ہاں، ٹی پارٹی سے دو تین دن پیشتر میں ان سے ملا تھا انہوں نے مجھے بتایا تھا۔ کہ ان کے علم میں دو شکایات لائی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ حکومت کے حامی اخبارات احمدیوں کے خلاف مطالبات کی حمایت میں مضمون لکھ رہے ہیں اور دوسری یہ کہ محکمہ اسلامیات کے مولوی ابراہیم علی چشتی اس موضوع پر اخبارات میں مضامین لکھ رہے ہیں۔ میں نے ان کے سامنے اپنی پوزیشن کی وضاحت کر دی جیسے کہ میں ابتدائی سوالوں میں عدالت کے سامنے واضح کر چکا ہوں۔ پہلی شکایت کے بارے میں میں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اور دوسری کے متعلق میں نے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بات درست نہیں ہے تاہم میں اس کی تحقیق کروں گا۔

س:۔ آپ نے پہلی شکایت کے بارے میں ڈاکٹر اشتیاق حسین سے کیا کہا؟

ج:۔ میں نے بیان کیا کہ اخبارات حالیہ ہفتوں میں جس موضوع پر جو کچھ لکھتے رہے ہیں۔ وہ عام طور پر

(باقی صفحہ ...)

امریکہ بھارت کو بھی فوجی امداد دینے کے لئے تیار ہے

امریکہ کے اعلیٰ سرکاری حلقوں کا انکشاف

واشنگٹن ۶ر جنوری۔ یہاں کے اعلیٰ سرکاری حلقوں نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ بھارت کو بھی فوجی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے اب تک یہی ظاہر کیا ہے کہ بھارت اس قسم کی امداد قبول کرنا نہیں چاہتا۔ ان حلقوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اگر پاکستان کو فوجی ساز و سامان کی امداد بہم پہونچانے کا معاہدہ طے پا گیا۔ تو اس سے یہ شرط وابستہ نہیں ہوگی کہ پاکستان امریکہ کو فوجی اڈے دے۔ یا امریکہ سے باہمی دفاعی معاہدہ کرے۔ بلکہ یہ معاہدہ عام تحفظات کے ساتھ خالصتہً فوجی ساز و سامان بہم پہونچانے سے متعلق ہوگا۔ مزید برآں ان حلقوں کے بیان کے مطابق حکومت امریکہ کے خیال میں پاکستان ایران اور عراق غیر محفوظ حالت میں ہیں۔ اس لئے امریکہ سے فوجی امداد حاصل کرنے کے بہترین حقدار ہیں۔

یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق واشنگٹن کے سرکاری حلقوں نے انکشاف کیا ہے۔ کہ حکومت امریکہ نے موجودہ مالی سال کے دوران مشرق وسطیٰ کے ممالک عراق ایران سعودی عرب شام اور لبنان کو اسلحہ بہم پہونچانے کے لئے ۳ کروڑ ڈالر کی رقم مخصوص کی ہے۔ باہمی امداد کے دوسرے فنڈ سے پاکستان کو امداد دی جائے گی۔ بشرطیکہ صدر آئزن ہاور حسب توقع اس مہینہ اس کے متعلق فیصلہ کر دیں۔ ان حلقوں نے مزید بتایا ہے کہ پاکستان اور عراق نے فوجی امداد کے لئے سرکاری طور پر درخواست کی ہے سعودی عرب نے اپنی فوجوں کو جدید ترین کیل کانٹوں سے لیس کرنے کے لئے امریکہ سے فوجی امداد حاصل کرنے کے متعلق دلچسپی ظاہر کی ہے شام اور لبنان نے بھی امریکی فوجی امداد سے دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ مزید برآں نہر سویز کے متعلق چونکہ مصر اور برطانیہ کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے اس لئے ان ممالک کو امریکہ کی فوجی امداد ملنے اور اپنے آپ کو اس سے محروم دیکھ کر مصر بے اطمینانی کا اظہار کرے گا۔

ان حلقوں نے یہ بھی کہا کہ صدر آئزن ہاور اس مہینہ پاکستان اور عراق کو فوجی ساز و سامان بہم پہونچانے کے متعلق فیصلہ کریں گے۔ اگر یہ فیصلہ ان ممالک کے حق میں ہوا تو امریکہ سے ایک سروے وفد پاکستان و عراق بھیجا جائے گا۔ جو یہ فیصلہ کرے گا کہ ان ممالک کے لئے کس قسم کا اسلحہ مفید ترین ثابت ہوگا۔ اور بہم پہونچایا جا سکے گا۔ ان حلقوں نے یہ بھی کہا ہے کہ موجودہ مالی سال کے دوران اسرائیل کو فوجی امداد دینے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ وہ پوری طرح مسلح ہے۔ اس کے علاوہ اردن کو برطانیہ سے مناسب فوجی امداد مل رہی ہے۔

تبت میں جدید یونیورسٹی کی عمارت

چینی فوج تعمیر کر رہی ہے

کالمپونگ ۶ر جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ چینی فوج کے جوان تبت کی پہلی جدید یونیورسٹی کی عمارتوں کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ اطلاع کے مطابق مجوزہ یونیورسٹی لاسہ میں قائم کی جا رہی ہے۔ اور پیکنگ یونیورسٹی کے ڈھنگ پر چلائی جائے گی۔ تبت کی اس یونیورسٹی کے لئے چین سے پروفیسر آئیں گے۔ یاد رہے کہ تبت میں اب تک جو تعلیم دی جاتی تھی۔ وہ خالص مذہبی ہوتی تھی۔ اور صرف راہب خانوں میں دی جاتی تھی۔ مزید اطلاع ہے۔ کہ تبت کے بڑے قصبوں میں مفت پرائمری سکول بھی قائم کئے گئے ہیں۔ اطلاع ہے کہ ان تمام سکولوں میں پڑھائے جانے والے مضامین میں ہندی زبان بھی شامل ہے۔

روس برطانیہ سے جہاز خریدے گا

لندن ۶ر جنوری۔ آج کل روس انگلستان کو جو سونا بھیج رہا ہے۔ اس کا بڑا حصہ انگلستان سے شکاری جہاز خریدنے پر خرچ کیا جائے گا۔ اسی سلسلہ میں متعدد مقامی جہاز ساز اداروں سے ٹینڈر طلب کئے جا چکے ہیں۔ نومبر سے لے کر اب تک روس انگلستان کو ساڑھے تین کروڑ پونڈ کی مالیت کا سونا منتقل کر چکا ہے۔ ڈولٹ انجنیئرنگ گروپ کے مینیجنگ ڈائرکٹر مسٹر ڈولٹ بذریعہ طیارہ ماسکو روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ روس کو شکاری جہاز سپلائی کرنے کے بارے میں ایک کروڑ پونڈ کے ٹھیکے کے سلسلے میں تفصیلات طے کرنے گئے ہیں۔

شیخ عبداللہ کو بیوی اور بچوں کے ساتھ رہنے کی اجازت

نئی دہلی ۶ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے شیخ محمد عبداللہ کی بیوی اور بچوں کو اودھم پور کی تاراوانواسس جیل میں شیخ محمد عبداللہ کے ساتھ رہنے کی اجازت دے دی گئی۔ پچھلے دنوں شیخ عبداللہ نے حکومت سے درخواست کی تھی۔ کہ ان کو بیوی اور بچوں کے ساتھ رہنے کی اجازت دی جائے۔

ایتھنز ۶ر جنوری۔ سابق شاہ فاروق کی ہمشیرہ شہزادی فوزیہ کل ایتھنز ڈیلفی روڈ پر ٹرک کے ایک حادثہ میں مجروح ہو گئیں۔

پاکستان کو امریکہ کی فوجی امداد کے دوسرے معنے جنگ کی تیاری کے ہیں

پنڈت نہرو کی تقریر

ناگپور ۶ر جنوری۔ بھارت کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے گزشتہ شب ناگپور کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستان نے امریکہ سے فوجی امداد لی تو اس کے دوسرے معنی جنگ کی تیاری کے ہوں گے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ پاکستان کے وزیراعظم کی یہ منطق میرے لئے ناقابل فہم ہے کہ پاکستان و امریکہ کے مجوزہ فوجی معاہدے سے بھارت کے دفاع کو تقویت پہونچے گی اس مسئلہ پر ہمارے اور مسٹر محمد علی کے زاویہ نظر میں بہت بڑا فرق ہے۔ مسٹر محمد علی کا یہ بیان بھی غلط ہے کہ ہم پاکستان کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں ہم مجوزہ معاہدے کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ کسی غیر ملک سے فوجی امداد لینا خود پاکستان کے لئے مضر ہے۔ میں مانتا ہوں کہ امریکہ اور پاکستان آزاد و خود مختار ممالک ہیں۔ اور انہیں حق ہے کہ جو قدم چاہیں اٹھائیں۔ لیکن اگر پاکستان و امریکہ ایسا کوئی قدم اٹھائیں گے۔ جس کا اثر بھارت یا ایشیا یا دنیا پر پڑے۔ تو ہمیں آزادی کے ساتھ اپنے خیالات ظاہر کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ میں پاکستان یا امریکہ کو مورد الزام قرار نہیں دے رہا ہوں۔ بلکہ ان کے سامنے محض ایک تاریخی حقیقت پیش کر رہا ہوں۔ پنڈت نہرو نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ وقت آ گیا ہے کہ تمام ایشیائی قومیں تہ دل سے تہیہ کر لیں۔ کہ وہ کسی غیر ملک سے فوجی امداد نہیں لیں گی۔ اور وہ امن اور باہمی اشتراک کے راستے پر گامزن رہیں گی۔ دنیا کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ کوئی بھی قوم فوجی طاقت کے بل پر زندہ نہیں رہ سکتی۔ ہمارے سامنے عظیم الشان رومی سلطنت کی مثال موجود ہے۔ کہ وہ کس طرح پارہ پارہ ہو کر رہ گئی۔ اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جب کوئی ملک کسی دوسرے ملک سے فوجی امداد طلب کرتا ہے۔ تو اس کا مقصد اس فوجی طاقت کو کسی تیسرے ملک کے خلاف استعمال کرنا ہوتا ہے۔ جہاں تک بھارت کا تعلق ہے۔ ہم دنیا کے کسی ملک سے بھی لڑنا نہیں چاہتے۔ ہاں اگر کسی ملک نے ہم پر حملہ کیا۔ تو اس کا مقابلہ ضرور کریں گے۔ ہم ایسا کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتے۔ جس سے جنگ کے خطرے کو تقویت پہنچے اگر بھارت یا پاکستان کسی غیر ملک کی مدد سے اپنی مسلح فوجوں کو مضبوط بنائیں گے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دوسری قومیں بھی جنگ کے اکھاڑے میں اترنے کے لئے لنگر لنگوٹ کسیں گی۔ ہم نے پاکستان کو بار بار یقین دلایا۔ کہ بھارت دنیا کے کسی ملک پر بھی حملہ کرنا نہیں چاہتا۔ ہاں اگر کسی ملک نے اس کی سرزمین پر حملہ کیا۔ تو وہ صرف مقابلہ کریگا۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ پاکستان امریکہ سے فوجی امداد کیوں حاصل کر رہا ہے۔ کسی طاقتور بلاک سے پاکستان کا اشتراک تمام دنیا اور خاص کر ایشیا کے لئے مضر ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ پاکستان اس کھلی ہوئی حقیقت کو بھی ایک غلط زاویہ سے دیکھتا ہے۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ میں پاکستان کا مخالف نہیں ہوں۔ میں در حقیقت پاکستان کا دوست رہنا چاہتا ہوں۔ اور دوست رہوں گا۔ پاکستان اور بھارت ہمسایہ ہیں۔ اور ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر امریکہ نے پاکستان کو فوجی امداد دی تو ایک ایسی نئی صورت پیدا ہو جائیگی۔ جس کی طرف سے ہم اپنی آنکھیں بند نہیں رکھ سکتے۔ مجھے وزیراعظم پاکستان کے خلوص پر یقین ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ وہ بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں یہ پیشینگوئی کسی طرح کر سکتا ہوں کہ کچھ عرصہ بعد پاکستان میں کیا ہوگا۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ مجھے بعض لوگوں کی زبان سے یہ سن کر حیرت ہوئی۔ کہ بھارت کو بھی کسی غیر ملک سے فوجی امداد لینی چاہیئے۔ یہ بات بالکل غلط اور ناممکن ہے۔ میں یہ خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ بھارت اپنی سطح سے گر کر کسی غیر ملک سے فوجی امداد طلب کرے گا۔ ہماری سرحدوں کی دوسری جانب جو کچھ ہو رہا ہے۔ ہمیں اس کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ہمیں لازم ہے۔ کہ ہم اپنے دماغوں کو صاف اور دلوں کو خوف و ہراس سے پاک رکھیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ میرا ملک جادۂ امن پر گامزن ضرور رہے۔ لیکن ساتھ ہی ہر قسم کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار بھی رہے۔

— بقیہ صفحہ ۷ —

ان کے حدود کے اندر ہے جس کی ماتحتی میں اجازت دی ہے اور جس سے حکومت کو کوئی دلچسپی نہیں۔ مجھے کوئی ہدایات موصول نہیں ہوئی تھیں کہ میں حدود کے اندر رہنے کے باوجود ان اخباروں کو لکھنے سے روکنے کی خاص طور پر جد و جہد کروں۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے مجھے کہا کہ میں آئندہ جب وزیر اعلیٰ سے ملوں۔ ان کے نقطۂ نظر کو وزیر اعلیٰ تک پہنچا دوں۔ اور اس معاملہ میں ان کی راہ نمائی حاصل کروں۔ (باقی)

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱